

سوانح

اشرف المشائخ

مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ

اشرفی چشتی قادری

رئیس القلم

خلیل احمد رانا حفظہم اللہ تعالیٰ

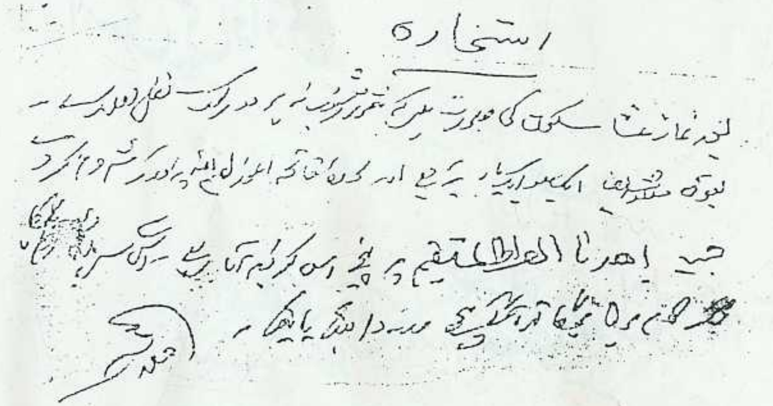
دار الفیض گنج بخش لاہور

استخارہ

بعد نماز عشاء سکون کی صورت جب کہ شور شرابانہ ہو دو رکعت نفل ادا کرے بعدہ درود شریف 101 بار پڑھے اور سورہ فاتحہ اعوذ و بسم اللہ پڑھ کر شروع کر دے۔ جیسے اھدنا الصراط المستقیم پر پہنچے اس کو دھراتا رہے۔ اس سے سر ہلنے لگے گا۔ اگر کام ہونا ہوگا تو آگے پیچھے ورنہ دائیں بائیں۔

فقیر اشرفی

عکس تحریر اشرف المشائخ حضرت مولانا غلام قادر اشرفی چشتی قادری رحمتہ اللہ علیہ



استخارہ

سوانح

اشرف المشائخ

مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ

اشرفی چشتی قادری

رئیس القلم
خلیل احمد رانا حفظہم اللہ تعالیٰ

دارالفیض گنج بخش
55- حکیم محمد موسیٰ روڈ ریلوے روڈ گوالمنڈی حضرت لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر 55

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نام کتاب	سوانح حیات اشرف المشائخ غلام قادر اشرفی
مصنف	خلیل احمد رانا
سن اشاعت	جولائی 2014ء، رمضان المبارک 1435
تعداد	1100
ہدیہ	ایصال ثواب امت رسول ﷺ
ناشر	میاں زبیر احمد قادری ضیائی

یہ کتاب اشرف المشائخ حضرت مولانا غلام قادر اشرفی چشتی قادری رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک 2 شوال 1435 (2014) پر تقسیم کی جارہی ہے۔

ملنے کے پتے

خانقاہ اشرفیہ

جی ٹی روڈ، لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

55 حکیم محمد موسیٰ روڈ (ریلوے روڈ گوالمنڈی) حضرت لاہور



بیاد

حضرت شیخ سید علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ العزیز جنہوں نے برصغیر ہند میں ۱۰۴۱ تا ۱۰۷۱ عیسوی میں اسلامی تعلیمات کو پھیلایا۔ ان کا درِ فیض آج بھی کھلا ہوا ہے۔ نیازمندانِ داتا گنج بخش اپنے دامن میں گوہر مراد بھر کرلے جاتے ہیں اور اپنی زبان قال وحال سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

بفیضان نظر

لاہور کے مستور الحال درویش حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عشق رسول کا علم تھامے رکھا، محبت رسول کی شمع کو روشن رکھا، فکر رضا کو ایک عالمی تحریک بنایا، کتاب کی خوشبو کو پھیلا کر علم وعرفان کو عوام وخواص تک پہنچایا۔ فیض موسوی آج بھی جاری ہے۔ تلاش وجستجو کے متوالے ان کے مخزن علم سے برابر مستفید ہورہے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری قدس سرہ نے اشرف المشائخ حضرت مولانا غلام قادر اشرفی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ "مجموعہ اوراد و وظائف" (شائع کردہ رضا پبلی کیشنز لاہور) کے تعارف میں یہ تحریر قم کی تھی۔ اس کی تاریخی افادیت و اہمیت کے پیشِ نظر اس کا عکس شائع کیا جارہا ہے۔

فقیر میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

تعارف

حضرت حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بیعت یا وظائف کی اجازت صحیح العقیدہ سنی، دین کے ضروری مسائل سے واقف اور صحیح النسبۃ شیخِ طریقت سے ضروری ہے۔ اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور پرُنور شافعِ یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حیات ہیں اور بہ عطائے الٰہی ہر غیب آپ پر ظاہر اور ہر نہاں عیاں ہے، متصرف فی الکائنات ہیں، محو و اثبات کے دفتر کے حاکمِ اعلیٰ ہیں، کل قطب، غوث اور ولی آپ کے دَر کے سائل ہیں اور ہر آن انہیں اس سرکارِ عالی سے خیرات ملتی رہتی ہے جسے وہ آگے تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

بہ فیضِ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم، اولیاء اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی ارواحِ مقدسہ اپنے اپنے سلسلے کے مجازین و مریدین بالخصوص اور عوام کو بالعموم مستفیض کرتی ہیں اور سلوک کی منازل طے کرنے والوں کی روحانی تربیت فرماتی ہیں اور طالب کو شیطانی اثرات سے محفوظ رکھتی ہیں۔ ان حقائق کا اعتراف کئے بغیر بیعت اوراد و وظائف محض ڈھونگ ہیں یا فریبِ نفس، صحتِ عقائد کے بغیر اولیاء اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے منقول اوراد و وظائف کا ذکر و فکر بالکل بے اثر، بے سود اور تضییعِ اوقات ہے لہٰذا کسی بدعقیدہ سے بیعت یا کسی

ذلیل کی اجازت نہ صرف ناجائز بلکہ موجبِ خسرانِ آخرت ہے۔ ورا یسے لوگوں کے ترتیب و تجویز وظائف کے مجموعے جو انہوں نے عوام کو دامِ تزویر میں پھنسانے کے لئے چھپوالئے ہیں، ان کے ورد سے روحانی فوائد و برکات سے محرومی کے ساتھ ساتھ ان کا ورد کرنے والا مرکبِ شیطان بن کر رہ جاتا ہے اس لئے کہ وہ مشائخ سلسلہ کی توجہ اور امداد سے یکسر محروم ہو جاتا ہے۔

لبا اوقات یہ حقیقت بھی سامنے آتی رہتی ہے کہ جن بدعقیدہ لوگوں نے کسی آیت یا اسم کا چلہ کاٹا ہوتا ہے، ان کی جھاڑ پھونک سے بھی لوگ مستفید ہوتے ہیں، لیکن اس سے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جانا خوب نہیں، احقر راقم السطور کے علم میں ہے کہ بعض غیر مسلم آیاتِ قرآنیہ یا اسماءِ الٰہیہ کے عامل ہوتے ہیں اور ان کے تعویذ گنڈے تاثیر سے خالی نہیں ہوتے، بعینہٖ بدعقیدہ نام نہاد مسلمانوں کے بتلائے ہوئے اوراد و وظائف و تعویذات کے اثرات تو ظاہر ہوتے ہی ہیں مگر رضائے الٰہی اور رضائے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جو اصل مقصود ہے) سے محرومی ہی رہتی ہے۔

اس موقع پر یہ وضاحت کر دینا بھی ازلبس ضروری ہے* کہ کچھ افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا شیخ صحیح العقیدہ اور صحیح النسب ہوتا ہے مگر باغوائے شیطانی اپنے مرشد کے طریق کو خیرباد کہہ دیتے ہیں، ایسی بغاوت سے ان کی نسبت منقطع ہو جاتی ہے، چونکہ* مشائخ سلسلہ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں اس لئے یہ خود اور ان کے مریدین طرح طرح کے وساوس کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان میں سے بعض کے مریدین تو خوابوں میں اپنے پیر کا کلمہ پڑھتے ہیں اور پیر، مرید کو تسلی دیتا نظر آتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ!

الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ پیشِ نظر "مجموعہ وظائف چشتیہ قادریہ" کے مؤلف و مرتب اشرف المشائخ حضرت الحاج مولانا پیر غلام قادر چشتی قادری اشرفی مدظلہ العالی اہلسنت کے جید عالمِ دین اور صحیح نسبتیں رکھنے والے روحانی پیشوا ہیں، ان کی زندگی جہدِ مسلسل کا ایک ارفع و اعلیٰ نمونہ ہے، درس و تدریس، خطابت اور سجادہ مشیخت پر فائز ہونے کے

باوجود بوقتِ ضرورت میدانِ رزم میں بھی کود جاتے ہیں چنانچہ تحریکِ شدھی، تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختمِ نبوت اور تحریکِ نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متعدد بار قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا رہ چکے ہیں [1]

حضرت پیر غلام قادر اشرفی دامت برکاتہم اشرف الاولیاء اعلیٰ حضرت قبلہ شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ زیب سجادہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز کے مریدِ خاص و خلیفہ مجاز ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں کی صحبت سے فیض یاب ہوئے ہیں، شیخ العرب والعجم حضرت قبلہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی مدظلہ العالی خلیفہ مجاز امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت بریلوی سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔

سلسلہ چشتیہ و قادریہ کے وظائف پڑھنے والوں پر حضرت پیر غلام قادر اشرفی مدظلہ کا یہ ایک احسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے نہایت عمدہ طریق سے وظائف کا یہ مرقع چھپوا دیا ہے اور مزید کرم یہ کیا ہے کہ دعائے حیدری کے سوا دیگر تمام وظائف کی تلاوت کی اجازت بھی عطا فرما دی ہے نیز ہر وظیفہ کا طریق ادائے زکوٰۃ بھی تحریر فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

گدائے غوث و معین

۶ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

محمد موسیٰ عفی عنہ، لاہور

---

[1] حضرت مولانا پیر غلام قادر اشرفی کی سیاسی، دینی اور ملی خدمات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اکابر تحریکِ پاکستان" حصہ اول، مرتبہ محمد صادق قصوری اور "تعارفِ علمائے اہلِ سنت" دیکھئے نیز حضرت اشرفی سے جناب محمد صادق قصوری نے مفصل انٹرویو لیا ہے جو زیرِ طبع ہے۔

ولادت

حضرت مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ ولد حضرت میاں باغ علی چشتی نظامی فخری، ۱۴؍محرم الحرام ۱۳۲۳ھ/ ۱۰؍ مارچ ۱۹۰۶ء میں ریاست فرید کوٹ ضلع فیروز پور، مشرقی پنجاب (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ خاندان کے اکابر نے حضور غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی نسبت سے نام غلام قادر رکھا۔

حصول تعلیم

مولانا غلام قادر اشرفی نے ناظرہ قرآن کریم اور ابتدائی دینی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، بعد ازاں ۱۹۱۱ء میں مقامی سکول میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۲ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخلہ لیا مگر طبیعت اس طرف مائل نہ ہوئی۔ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ نعیمیہ، مراد آباد (یو۔ پی) میں داخلہ لیا۔ درس نظامی، منشی فاضل، تاریخ علوم دینیہ کی سند فراغت حاصل کی۔ اسی دوران مدرسہ حلقہ اشاعت الحق، مراد آباد کا تبلیغی کورس بھی مکمل کیا جس میں ہندی، باشا، سنسکرت، گورمکھی اور

گیانی پر عبور حاصل کیا۔

اساتذہ کرام

مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم کے علاوہ جن اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مولانا محمد سعید شبلی فرید کوٹی (متوفی ۱۸۸۲ء) مدفون ساہیوال

مولانا شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی

مولانا محمد یٰسین چڑیا کوٹی

مولانا قطب الدین برہمچاری اشرفی سہسوانی

بابا خلیل داس، ایم۔اے (سنسکرت) چتر ویدی

مولانا عبدالعزیز فتح پوری

صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی

اخلاق وعادات

آپ مہمان نواز تھے۔ مخلوق خدا کی خدمت کر کے مسرت محسوس کرتے۔ اخلاق نبوی کا پیکر تھے۔ مشکوک اور مشتبہ مال سے اجتناب فرماتے، ہر سال دو جانور قربانی کرتے، ایک اپنی طرف سے اور دوسرا حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ذبح کرتے۔ اگر کسی سال استطاعت نہ ہوتی تو

ایک جانور حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ضرور قربانی کرتے۔

تدریسی خدمات

۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۸ء تک اسلامیہ ہائی سکول مکتسر ضلع فیروز پور (بھارت)۔

۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۵ء تک جامعہ حنفیہ قصور میں خدمت تدریس انجام دی، اس کے بعد لالہ موسیٰ (گجرات) منتقل ہو گئے۔

۱۹۳۸ء میں سلامیہ ہائی سکول لالہ موسیٰ میں بطور مدرس مقرر ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد ایم، بی پرائمری سکول غلہ منڈی لالہ موسیٰ میں مدرس مقرر ہوئے اور وہاں ۱۹۶۸ء تک پڑھایا۔ مدارس میں تدریس کے ساتھ ساتھ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۷۸ء تک جامع مسجد مین بازار لالہ موسیٰ میں خطبہ جمعہ کی ذمہ داری بلا معاوضہ سرانجام دی۔

مشائخ طریقت

حضرت سیّد شاہ علی حسین اشرفی جیلانی۔ کچھوچھہ شریف (یو، پی۔ بھارت)

حضرت سیّدی قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر

مدنی (مدینہ منورہ)

معمولات اوراد و مشاغل

اشرف المشائخ مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ کے معمولات اپنے مشائخ طریقت کے اصولوں کے مطابق تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ رات کے پچھلے پہر بیدار ہوتے۔ نوافل ادا کرتے اور اوراد و اشغال میں مشغول ہو جاتے۔ دلائل الخیرات شریف پڑھتے۔ تہجد اور نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید فرماتے۔ نماز اشراق و چاشت ادا کرتے۔

نماز ظہر کے بعد وظائف پڑھ کر قیلولہ فرماتے۔ نماز عصر ادا فرماتے۔ نماز مغرب کے بعد نوافل اوابین ادا کرتے۔ نماز عشاء کے بعد کچھ اوراد پڑھ کر پھر آرام فرماتے۔

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ سچے مومن اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ کی تمام عمر اتباع سنت اور فلاح اُمت میں گزری۔ عشق رسول ﷺ اور مدینہ منورہ کا ادب و احترام آپ کے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔ آپ مدینہ منورہ کی گلیوں میں جوتا نہیں پہنتے تھے اور نہ ہی ساری زندگی سیاہ رنگ کا جوتا پہنا۔

صاحبزادہ میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)، مولانا میاں باغ علی نسیم، لاہور (متوفی ۲۰۰۰ء) خلیفہ مجاز مولانا نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، لاہور کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مولانا میاں باغ علی نسیم نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے دوران علامہ اشرفی سے دریافت فرمایا کہ آپ یہاں کثرت تلاوت قرآن اور نوافل کی ادائیگی کی بجائے گنبد خضریٰ کے سامنے ٹکٹکی باندھ کر اسے تکتے رہتے ہیں؟ اس پر مولانا غلام قادر اشرفی نے برجستہ فرمایا کہ تلاوت و نوافل تو دیگر مقامات پر بھی ادا ہو سکتے ہیں مگر جو نظارہ یہاں ہے یہ کہیں اور کہاں؟

ریاض ہمایوں سعیدی، حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جب نماز تہجد کے وقت مسجد نبوی شریف کے دروازے کھلتے تھے تو رش کی بنا پر مسجد نبوی شریف کے خدام زائرین کی قطار بنوا لیتے تھے، میں جب بھی روضہ اقدس پر حاضر ہوتا تو اس قطار میں بابا غلام قادر اشرفی کو صف اوّل میں پاتا۔

ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں مرمت کے سلسلے میں کام ہو رہا تھا تو مولانا اشرفی نے سرکار مدینہ ﷺ کے حضور درخواست کی کہ حضور مجھے بھی

یہاں مزدوروں میں شامل کرلیا جائے۔ آپ کی درخواست پوری ہوئی اور آپ نے ۱۴ دن تک ہر رات مواجہہ شریف میں گزاری۔

سفر حج

آپ نے پہلا حج ۱۹۵۵ء میں بذریعہ بحری جہاز کیا، مدینہ منورہ کی حاضری کے دوران قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی اور سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت سے نوازے گئے۔

۱۹۶۷ء اور ۱۹۶۹ء میں دو حج بذریعہ بحری جہاز کئے، چوتھا حج ۷۰، ۱۹۷۱ء میں خشکی کے راستے سے کیا اور مختلف ممالک میں انبیائے کرام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے عظام کے مزارات پر حاضری دی۔ اس کے بعد آپ نے ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۸ء تک ہر سال حج بذریعہ ہوائی جہاز کئے۔

تحریکی زندگی

آپ کی تحریکی زندگی کا آغاز زمانہ طالب علمی ہی سے ہوا۔ آپ نے اپنے مشائخ واساتذہ کی سرپرستی میں اسلام اور پاکستان کے خلاف اُٹھنے والی ہر تحریک کا سدّ باب کیا۔ اسلام اور پاکستان کے حق میں چلنے والی

ہر تحریک کی معاونت فرمائی جس کا مختصراً ذکر درج ذیل ہے۔

۱۹۲۳ء میں تحریک انسداد شدھی کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۲۵ء میں بحیثیت رضا کار آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد میں شرکت کی۔

۱۹۲۵ء ہی میں سیاست میں دلچسپی لینا شروع کی اور مسلم لیگ کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۲۷ء میں سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔

۱۹۲۸ء میں ساردا بل کی مخالفت کی۔

۱۹۲۸ء میں مغل پورہ ایجی ٹیشن میں حصہ لیا اور پہلی مرتبہ جیل گئے۔

۱۹۳۱ء میں تحریک کشمیر میں حصہ لیا۔

۱۹۳۲ء میں مسلمانان ریاست الور کی امداد کے لئے کام کیا۔

۱۹۳۵ء میں تحریک مسجد شہید گنج میں بھرپور حصہ لیا۔

۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۳۸ء میں تحریک آریہ سماج جو نظام حیدر آباد دکن کے خلاف جتھہ بندی کی صورت میں چلائی گئی کے انسداد کے لئے یوم نظام منایا۔

۱۹۳۹ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر یوم نجات منایا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ لالہ موسیٰ سے گرفتار ہوکر گجرات جیل میں کئی ماہ تک پابند سلاسل رہے۔ وہاں آپ نے قرآن مجید کے سوا گیارہ پاروں کی تفسیر لکھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں مزید جیل میں رہتا تو پورے قرآن مجید کی تفسیر مکمل کرتا۔

۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران ۳۰/ مارچ بروز بدھ بوقت تین بج کر پینتالیس منٹ پر جامع قادریہ رضویہ مین بازار لالہ موسیٰ سے گرفتاری پیش کی بعد ازاں آپ کو شاہ پور جیل سرگودھا میں پابند سلاسل کردیا گیا۔

مولانا اشرفی اور مسلم لیگ

ضلع گجرات (پنجاب) میں اکثر علماء احراری تھے اور جاگیردار یونینسٹ تھے مگر مسلم لیگ کے حامیوں میں مولانا غلام قادر اشرفی، صاحبزادہ سیّد محمود شاہ گجراتی، مولانا عبداللہ سلیمانی کنجاہی سرفہرست تھے۔

مولانا اشرفی نے قرارداد پاکستان کے بعد مسلم لیگ کے لئے زندگی وقف کردی جس کا اندازہ ان کے مکتوب کے اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے۔

آپ ایک مکتوب کے جواب میں مسلم لیگ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت مسلم لیگ کے نظام کی اشاعت اور اس کے نصب العین کے حصول کے لئے سعی و تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔ ماہ اگست میں مجھے فراغت ہوگی اگر اس وقت کوئی پروگرام مرتب کرسکیں تو بندہ اپنی خدمات پیش کرسکتا ہے''۔

آپ نے لالہ موسیٰ میں موجودہ فیصل بازار میں مسلم لیگ لائبریری قائم کی جہاں پر ایسی کتب ورسائل اور اخبارات موجود ہوتے جو مسلم لیگ کی نمائندگی کرتے اور مسلم لیگ کے بارے میں ہر قسم کی معلومات بہم پہنچاتے۔

مولانا اشرفی صاحب نے مسلم لیگ کے انتخابات کے دوران سر فیروز خان نون اور سردار شوکت حیات خان کی معیت میں ضلع بھر کے اہم مقامات کا دورہ کیا۔

۱۹۴۵ء میں ملک فیروز خاں نون (متوفی ۱۹۷۰ء) اور سردار شوکت حیات خان (متوفی ۱۹۹۸ء) کے ساتھ مسلم لیگی اُمیدواروں کے لئے شب وروز کام کیا اور اس سال مولانا نے لالہ موسیٰ کے مسلم لیگیوں کی طرف سے

قائداعظم کو مسلم لیگ کے لئے تھیلی پیش کی، اس کی دلچسپ تفصیل مولانا اشرفی کی زبانی سنئے:

" قائداعظم بذریعہ کار کشمیر سے واپس لاہور تشریف لا رہے تھے اور راستہ میں انہیں جابجا جلسوں سے خطاب کرنا تھا۔ ہم نے بھی لالہ موسیٰ میں استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں اور نذرانہ کی تھیلی کا بھی بندوبست کیا۔ جی ٹی روڈ پر میل ڈیڑھ میل تک جھنڈیاں اور محرابیں بنوائیں۔ مسلم لیگ کے جھنڈے لگائے اور تمام علاقہ میں آدمی دوڑا کر صبح تک ہزاروں آدمی جمع کر لئے۔ پنڈال میں میلے کا سا سماں تھا۔ ہر طرف چہل پہل تھی۔ سٹیج تیار ہو چکا تھا۔ شامیانے نصب تھے لیکن لطف کی بات یہ کہ نہ قائداعظم کو اس کی اطلاع تھی اور نہ ہی ان کے پروگرام میں لالہ موسیٰ ٹھہرنے کا اندراج تھا۔

دوپہر کو قائداعظم تشریف لائے تو فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، مسلم لیگ زندہ باد، قائداعظم زندہ باد، لے کے رہیں گے پاکستان، آنکھوں کا نور، دل کا سرور پاکستان سے گونج اُٹھی۔ لالہ موسیٰ کی فضا میں انتہائی جوش و خروش تھا، قائداعظم نے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے؟ عرض کیا گیا لالہ موسیٰ ہے، فرمایا ہمارے پروگرام میں شامل نہیں ہم گجرات ٹھہریں گے۔

سڑک پر استقبال کے لئے چوہدری غلام احمد قادری کائرہ جنرل سیکرٹری مسلم لیگ لالہ موسیٰ مع رفقاء موجود تھے۔ میری ڈیوٹی سٹیج پر تھی۔ جب قائداعظم نے ٹھہرنے سے انکار کر دیا اور کار سے نہ اُترے تو چوہدری صاحب نے مجھے آواز دی کہ "وہ جا رہے ہیں یہیں آ کر مل لو" میں نے فوراً آ کر سلام عرض کر کے ہاتھ ملایا اور عرض کیا ذرا باہر آ کر کھڑے ہو جائیں تاکہ لیگ کے کارکن جو کہ دور دراز سے راتوں رات پیدل سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں اپنے محبوب قائد کو ایک نظر دیکھ تو لیں۔

یہ سن کر قائداعظم موٹر کے پائیدان پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے پھر عرض کی آپ زمین سے فٹ ڈیڑھ فٹ بلندی پر کھڑے ہیں اگر چھ سات فٹ اونچے کھڑے ہوں تو زیادہ لوگ دیکھ سکیں گے، فرمانے لگے کیوں؟ میں نے عرض کی اس لئے کہ میں مسلم لیگ کا جنم ساتھی ہوں اور آپ اس کے صدر ہیں، فرمایا کیسے؟ میں نے کہا میری پیدائش ۱۹۰۶ء میں ہوئی اور مسلم لیگ کا قیام بھی ۱۹۰۶ء میں ہوا، چونکہ میں اور مسلم لیگ اکٹھے پیدا ہوئے، لہذا میں اس کا جنم ساتھی ہوں۔

اس پر قائداعظم نے وفور جذبات سے مجھے گلے لگا لیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر سٹیج پر تشریف لائے اور فرمایا! حضرات میرا مولانا سے لڑائی ہوا، تو وہ

لڑائی پیار و محبت کا تھا۔ یہ سامنے انڈیا کا نقشہ ہے۔ میں اس پر پاکستان کو اُبھرتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ منزل بالکل قریب ہے۔ آپ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر میرے ہاتھ مظبوط کریں، اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اس دلکش اور وجد آور خطاب کے بعد ''مسلم لیگ زندہ باد'' اور ''قائداعظم زندہ باد'' کے نعروں کی گونج میں مَیں نے نذرانہ کی تھیلی پیش کی اور ان کا قافلہ شاداں و فرحاں عازم گجرات ہوا۔

(تحریک پاکستان اور علماء کرام۔ از میاں محمد صادق قصوری)

۱۹۴۷ء میں خضر وزارت میں مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لیا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد میں شرکت

بحیثیت رضا کار

(مضمون ماخوذ از ''تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس'' از مولانا جلال الدین قادری)

ہندوستان بھر کے اہل سنت و جماعت کا شاندار اجتماع، مسلمانانِ ہند کا واحد نمائندہ جلسہ، شوکت اہل سنت و جماعت کا افتتاحی مظاہرہ، سنیوں کے لئے کئی صدیوں بعد ایک ہی زریں موقع، خالص سنیت کا ایوانِ اقتدار وہ آل انڈیا سنی کانفرنس ہے، ۱۶ر تا ۱۹ر مارچ ۱۹۲۵ء کو جس کا پہلا اجلاس شہر

مراد آباد میں ہوا۔

یہ کانفرنس کس طرح شروع ہو کر ختم ہوئی اس کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے ہندوستان میں قومی قوت سے اس درجہ شاندار جلسہ کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ حضرات جن کے سامنے ہندوستان کا مشرق و مغرب ہے اور جنہوں نے ایسے ایسے جلسے دیکھے ہیں جن کا تذکرہ بھی ہم لوگوں کو عجیب معلوم ہوتا ہے ان کا بیان ہے کہ اس قدر منظّم و باقاعدہ و پُرشوکت جلسہ کبھی نظر سے نہیں گذرا اور نہ شرکت سے پہلے گمان تھا کہ کانفرنس کا افتتاح اس شان و شوکت سے ہوگا۔

ہم نے اس کانفرنس کی لگاؤ کی سب سے پہلی جو چیز دیکھی وہ رضا کاروں کی جمعیت تھی جن کی تعداد کئی سو تھی۔ ان لوگوں کی باقاعدہ وردی اور پر صبر و سکوت رویہ کو جب خیال کرتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کانفرنس کی تاریخوں میں ایک ساعت ایسی نہیں ملتی جس میں رضا کاروں کی راحت کا انتظام ہو۔ سٹیشن پر گاڑی کے وقت ان کی جمعیت کا پہنچنا ضروری تھا۔

ہر خیمہ پر دو رضا کار متعین تھے جو رات دن مہمان نوازی کا فرض ادنیٰ درجہ کے خادموں کی طرح ادا کر رہے تھے اور رات بھر ہر خیمہ کی نگرانی دو رضا کاروں کے سپرد تھی۔ رضا کاروں کے انتخاب میں غالباً اس کا زیادہ لحاظ

کیا گیا تھا کہ وہ پست آواز ہوں اور معمولی اشاروں سے وہ زیادہ کام لے سکتے ہوں چنانچہ سینکڑوں کی جماعت موجود تھی اور ہر کام باقاعدہ جاری تھا مگر خیمہ کے اندر بیٹھنے والا کبھی خیال بھی نہیں کرسکتا تھا کہ اس میدان میں اس خیمہ کے سوا کوئی آبادی ہے۔ بعض حضرات بے ساختہ کہہ اُٹھے تھے کہ اس ملکوتی انتظام کو کیا کہا جاسکتا ہے۔

مجھے ان رضا کاروں سے بات چیت کرنے کا موقع ملا تھا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مہمانوں کی جوتیاں سیدھی کرنے والے وہ لوگ تھے جن میں بعض فارغ التحصیل مولوی اور بعض درجہ تکمیل کے طلبہ اور بعض رؤساء شہر کے نونہال فرزند تھے۔

حضرت مولانا غلام قادر اشرفی ان دنوں جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں زیر تعلیم تھے۔ انہوں نے بحیثیت رضا کار سب سے پہلے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

اس کانفرنس میں جن اکابرین نے شرکت کی ان کے نام درج ذیل ہیں:

حضرت سیّد علی حسین اشرفی میاں

امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ

حضرت مولانا محمد مختار میرٹھی

حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی

حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی

حضرت مولانا ابوالمحمود سیّد احمد اشرف اشرفی

حضرت مولانا پروفیسر سیّد سلیمان اشرف بہاری

حضرت مولانا معوان حسین رام پوری

حضرت مولانا محمد یعقوب بلاسپوری

حضرت مولانا عبدالمجید آنولوی

حضرت مولانا محمد حسین اجمیری

حضرت مولانا محمد یٰسین عباسی چڑیا کوٹی

کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس

رائے ونڈ (مصطفیٰ آباد) ۲۶/۲۵، مارچ ۱۹۷۹ء بروز اتوار پیر

کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس رائے ونڈ میں شرکت کے لئے جمعیت علماء پاکستان لالہ موسیٰ کی طرف سے صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی صدر جماعت اہل سنت لالہ موسیٰ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ عوام سے رابطہ کرکے لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کے لئے کسی قسم کی

دشواری پیش نہ آئے۔ اندرون شہر لالہ موسیٰ سے تین بسیں اور تین ویگنیں میلاد مصطفےٰ کانفرنس میں شرکت کے لئے گئیں۔ یہ قافلہ ۲۵؍مارچ صبح کو لالہ موسیٰ سے مولانا غلام قادر اشرفی کی قیادت میں روانہ ہوا اور گجرات پہنچ کر ضلعی قافلہ سے جاملا۔ لالہ موسیٰ سے تقریباً چار سو افراد نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن معصومی، ڈاکٹر حاجی محمد حنیف چشتی، مولانا غلام ربانی چشتی، ڈاکٹر عبدالشاہد چشتی گولڑوی، حافظ غلام حسین سیالوی، مولانا عبدالغنی سالک، حافظ محمد نثار سیالوی، قاری نور عالم رزاقی، جناب منظور احمد سلیمی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ علامہ غلام قادر اشرفی صاحب قبلہ بیماری کے باوجود اس کانفرنس میں اپنے احباب کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ ان کی زندگی کی آخری کانفرنس تھی۔

پہلی نشست کی صدارت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی پیر سید علی حسین شاہ علی پوری، دیون سید آل مجتبیٰ علی خاں اجمیری، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی تھے۔

دوسری نشست کی صدارت پیر ابراہیم جان سرہندی نے کی۔ مہمان خصوصی خواجہ قمر الدین سیالوی، پیر برکات احمد جلال پوری اور

صاحبزادہ قاضی فضل رسول تھے۔

تیسری نشست کی صدارت مولانا شاہ احمد نورانی نے کی اور مہمان خصوصی پیر محسن جیلانی، پیر علاؤالدین صدیقی، پیر محمد کرم شاہ الازہری تھے۔

(ہفت روزہ اُفق کراچی، شمارہ ۷ تا ۱۳ مئی، ص ۱۱،۱۲)

آل پاکستان سنی کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام)

مولوی عبدالحمید بھاشانی نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ تھے۔ انہوں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک جلسہ کیا جو اسلام اور پاکستان کے خلاف کھلی سازش تھا۔ اس کے خلاف علماء ومشائخ نے علم جہاد بلند کیا۔ ۱۳؍جون ۱۹۷۰ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام) میں حضرت اشرف المشائخ مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ نے کانفرنس میں شرکت کے لئے ایک بڑے قافلے کی قیادت فرمائی جس میں لالہ موسیٰ کے تمام علمائے کرام آپ کے ہمراہ تھے۔

اس کانفرنس کی صدارت جانشین قطب مدینہ حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ، فضیلۃ الشیخ مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

اس موقع پر حضرت مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو صدر جمعیت علماء پاکستان بنانے میں

اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں ۱۶/جون ۱۹۷۰ء بروز اتوار بعد نماز فجر تمام اکابرین سے ملاقات کی ۔ خصوصی اجلاس میں متفقہ فیصلے سے حضرت پیر سیال علیہ الرحمہ کو جمعیت علماء پاکستان کا صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۳/جون کے پروگرام میں تاحدِ نگاہ پنڈال بھرا ہوا تھا۔

سنی کانفرنس منڈی بہاءالدین ضلع گجرات ۱۹۷۰ء، منعقدہ ۱۵/ اگست بروز ہفتہ میں آپ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

۱۹۷۰ء ہی میں لالہ موسیٰ میں سنی کانفرنس ہوئی۔ اس کے روح رواں علامہ غلام قادر اشرفی تھے، یہ کانفرنس جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں تین صد سے زائد علماء ومشائخ نے شرکت کی ۔ اس کانفرنس میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ کا عظیم الشان استقبال کیا گیا تھا۔

تصنیف وتالیف

حضرت مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ ،صاحب طرز ادیب تھے۔ آپ کی تحریر علم وادب کی چاشنی کے بغیر نہ ہوتی۔ آپ زوردار بار بط جملے تحریر فرماتے ۔ ہر فقرہ جاندار ہوتا۔ آپ نے اپنی تحریروں میں بے تکلف اور بے ساختہ انداز اپنایا تاکہ قارئین اسے تجسس اور انہماک سے پڑھیں۔

آپ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب اور سینکڑوں مضامین تحریر فرمائے۔ ان میں چند ایک طبع ہوئے باقی قلمی مسودات طباعت کے انتظار میں پڑے ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔قرآن پاک کے گیارہ پاروں کا اُردو ترجمہ وتفسیر اشرفی جو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران گجرات جیل میں ایام اسیری میں تحریر فرمائی۔

۲۔مجموعہ اوراد و وظائف سلسلہ چشتیہ قادریہ، مطبوعہ ۱۹۷۹ء، صفحات ۳۸۴ (رضا پبلیکیشنز)

۳۔ذکر العارفین، طباعت ۱۳۶۲ھ

۴۔نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ، مطبوعہ بار اوّل ۲۰۰۱ء، صفحات ۳۲۔ طبع دوم ۲۰۰۲ء

۵۔شان اولیاء، مطبوعہ ۲۰۰۳ء، صفحات ۸۰

۶۔غوث العالم، مطبوعہ، تذکرہ حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔رحمۃ للعالمین، فضائل وکمالات پر مشتمل

۸۔نجدی وہابی مذہب کے عقائد گستاخانہ وعبارتیں، تقریباً ۴۰۰ صفحات

۹۔ مضامین اشرفی مختلف موضوعات پر لکھے گئے۔

۱۰۔ مکتوبات اشرفی، یہ خطوط آپ نے اپنے احباب متوسلین اور عزیز واقارب کو لکھے۔

۱۱۔ خطبات اشرفی، مجموعہ خطبات جو جمعۃ المبارک کو دیئے جاتے رہے۔

۱۲۔ اباحت جواز سماع

۱۳۔ تحریک شدھی

۱۴۔ خودنوشت سوانح حیات

۱۵۔ مضامین کی تفصیل

۱۶۔ گمراہ فرقے

۱۷۔ افادات اشرف المشائخ (عقائد، عبادات، معاملات)

کتب خانہ

مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ بڑے صاحب مطالعہ عالم دین تھے۔ ہر وقت نئے نئے موضوعات پر کتابیں پڑھنا عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ آپ صاحب ذوق انسان تھے۔ ادیان باطلہ کی سرکوبی کے لئے بہت سی کتابیں ہر وقت زیر مطالعہ رکھتے تھ۔ آپ علمی لحاظ سے قدیم وجدید فکر کا

حسین امتزاج تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ناخواندہ اور تعلیم یافتہ طبقات میں ان کی مقبولیت یکساں طور پر تھی۔

آپ کی لائبریری میں کثیر تعداد تراجم قرآن، احادیث، تفاسیر، فقہ، تصوف اور سیرت کے موضوعات پر مبنی کتب موجود ہیں۔ جس میں عربی، فارسی، اُردو، ہندی، پنجابی اور دیگر زبانوں کی کتب ہیں۔ یہ بے مثال اور شاندار کتب خانہ آپ نے اپنی سعی سے قائم کیا۔ آپ جب بھی حج یا عمرہ کے لئے جاتے تو وہاں سے کتب خرید لاتے۔ آپ اپنے پہلے حج پر آٹھ بوری کتب خرید کر لائے۔

آپ کا یہ عظیم کتب خانہ صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی صاحب سجادہ نشین کی تحویل میں ہے۔

انتقال پُرملال

حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۲رشوال المکرّم ۱۳۹۹ھ/ ۲۶راگست ۱۹۷۹ء کو رات ایک بج کر چالیس منٹ پر لالہ موسیٰ میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ حسب وصیت آپ کے استاد محترم مولانا محمد سعید شبلی قادری رضوی (المتوفی ۱۹۸۲ء) خطیب جامع مسجد دربار حضرت بابا فرید گنج

شکر قدس سرہٗ العزیز پاک پتن نے پڑھائی۔ جنازے میں کثیر علماء ومشائخ کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی،۔ یہ لالہ موسیٰ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ میں ''خانقاہ اشرفیہ'' میں سپرد خاک کیا گیا۔

علماء کرام ومشائخ عظام جو نماز جنازہ میں شریک ہوئے ان میں سے چند ایک اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حکیم اہل سنت محقق عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسری، بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

پیر محمد کرم شاہ الازہری، بھیرہ شریف

شیخ الحدیث سیّد احمد شاہ گجراتی

مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی، وزیر آباد

مولانا مفتی محمد اشرف محدّث نیک آبادی، گجرات

مولانا پیر محمد افضل قادری، گجرات

مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، لاہور

پیر سیّد محمد حسین شاہ گیلانی، چک سادہ، گجرات

میاں باغ علی نسیم، لاہور

میاں زبیر احمد قادری ضیائی، لاہور

سیّد مزمل حسین شاہ جماعتی

سیّد منیر حسین شاہ، جنڈانوالہ شریف

خواجہ پیر محمد حفیظ الرحمٰن معصومی، موہری شریف

مولانا مفتی غلام رسول، لالہ موسیٰ

مولانا غلام ربانی چشتی، لالہ موسیٰ

مولانا محمد الدین راجوروی نقشبندی، گجرات

مولانا محمد مبارک محی الدین قادری، گجرات

تجہیز و تکفین کے انتظامات

آپ نے تجہیز وتکفین کے انتظامات اپنے وصال سے پہلے ہی مکمل کر لئے تھے۔ بہت سے تبرکات آپ نے جمع کر رکھے تھے جن کے بارے میں وصیت تھی کہ انہیں ان کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے۔ حضرت مولانا غلام ربانی چشتی خطیب لالہ موسیٰ، میاں محمد عبداللہ گولڑوی امام مسجد اور دیگر اعزا واقارب نے مل کر غسل دیا۔ کفن کے ساتھ جو تبرکات شامل کئے گئے وہ یہ ہیں:

ا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے مزار پرانوار کے مواجہہ شریف کی خاک پاک۔

۲۔مواجہہ شریف کی صفائی کی خدمت میں استعمال ہونے والے جاروب کے تنکے۔

۳۔مزار پرانوار حضور سید الابرار ﷺ کے غلاف مبارک کا حصہ۔

۴۔حضور خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی چادر کا حصہ۔

۵۔حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی چادر کا حصہ۔

۶۔حضرت مخدوم سیّد جہانگیر اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی چادر کا حصہ۔

۷۔حضرت سیّد شاہ علی حسین اشرفی جیلانی (کچھوچھہ شریف۔یو پی،انڈیا) رحمۃ اللہ علیہ کی صدری مبارک۔

۸۔حضرت غوث اعظم شہنشاہ بغداد سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی چادر کا حصہ۔

۹۔حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی چادر کا حصہ۔

۱۰۔عطر مدینہ منورہ جو مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

نے ایک حج سے واپسی پر کراچی میں دیا تھا، یہی عطر مبارک آپ کے جسد انور پر مل دیا گیا۔

حافظ غلام حسین چشتی سیالوی اور مولانا قاری عبدالعزیز نقشبندی کے زیر اہتمام جامعہ صدیقیہ نور القرآن لالہ موسیٰ کے طلبہ دفن کے روز سے چہلم تک ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔

لحد میں جو اینٹیں استعمال ہوئیں ان پر دُرود مستغاث شریف پڑھا گیا علاوہ ازیں قبر بناتے وقت ہر اینٹ پر سورۃ یٰسین پڑھی گئی۔

سوئم

۵رشوال المکرّم ۱۳۹۹ھ/ ۲۹راگست بروز جمعرات اشرفی منزل میں ختم سوئم قل خوانی کے موقع پر لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی، ان میں

☆ مولانا محمد سعید شبلی (ساھیوال)

☆ مولانا شیخ الحدیث سیّد جلال الدین (بھکھی شریف)

☆ مولانا پیر خواجہ محمد اسلم (مراڑیاں شریف، گجرات)

☆ مولانا صاحبزادہ سیّد محمود شاہ (گجرات)

☆ مولانا سیّد محمد یعقوب شاہ رضوی (پھالیہ)

☆ مولانا پیر محمد افضل، مراڑیاں (گجرات)

☆ مولانا احمد علی قصوری (لاہور)

☆ مولانا حکیم مختار اشرف اشرفی (گجرات)

☆ مولانا غلام ربانی چشتی (لالہ موسیٰ)

☆ مولانا حافظ سیّد علی (گجرات)

ان حضرات کے علاوہ دیگر علماء ومشائخ اور عوام اہل سنت کثیرِ تعداد میں شامل ہوئے۔

مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ کے قل شریف میں دُعا کے بعد مولانا محمد سعید شبلی نے مولانا اشرفی کے نواسۂ اکبر صاحبزادہ ابوالخیر اختر حسین اشرفی کی دستار بندی فرمائی۔ صاحبزادہ ابوالخیر اختر حسین اشرفی نے دستار مبارک اُٹھا کر اپنے برادر اصغر صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی کے سر پر رکھ دی اور کہا کہ اس دستار کے حقیقی وارث میرے برادرِ خورد ہیں۔ میں خانقاہ شریف کے انتظام وانصرام سے متعلق اَن کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔

صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی کی زیر قیادت صاحبزادہ ابوالخیر اختر حسین اشرفی اور صاحبزادہ عطاالحسن اشرفی خانقاہ کا انتظام بہ احسن طریقہ سے ادا فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات اور ان کی اولاد کو اپنے خاندانی ورثہ کی حفاظت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆

